ماہنامہ

منادی

نئی دہلی

درگاہِ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ کا



مدیر
خواجہ حسن ثانی نظامی
معاون مدیر
خواجہ سید مہدی نظامی

منادیاً ینادی للایمان

بارگاہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ

محبوب الٰہیؒ سے ایمان اور امن کی ندا دینے والا

اور ان کے جانشین

امام المشائخ شمس العلماء حضرت خواجہ حسن نظامیؒ کی یادگار

ماہنامہ منادی نئی دہلی

درگاہ شریف اور منادی کے بارے میں خط وکتابت کرنے اور قیمت جمع کرانے کا پتہ:-
خواجہ حسن ثانی نظامی
ڈاکخانہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳

سالانہ قیمت	پندرہ روپے ۱۵
غیر ممالک سے	چھ ڈالر
فی پرچہ	ایک روپیہ ۵۰ پیسے

منادی ۱۹۲۷ء سے جاری ہے
یہ ساٹھویں جلد (۱۹۸۵ء) کا پہلا شمارہ ہے

فہرست

نعت سرور کائناتؐ	۲	از حضرت حیرت بن واحد
قرآن کے فرمان	۳	ادارہ
ملفوظات سلطان المشائخ حضرت محبوب الٰہیؒ	۴	از حضرت حسن علا سجزیؒ
اردو گلستاں	۶	از حضرت خواجہ حسن نظامیؒ

سرخ لکیر

عنوان کے نیچے ایک سرخ لکیر کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی ادا کردہ منادی کی قیمت اس شمارے سے ختم ہو گئی۔ اور دو لکیروں کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ شمارے سے ختم ہو جائے گی جلد منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھیج کر ممنون فرمایئے یا وی پی کی اجازت دیجیے۔ وی پی میں آپ کے تین روپے پچیس پیسے زائد خرچ ہوں گے۔

(منیجر)

پرنٹر پبلشر خواجہ حسن ثانی نظامی نے جمال پرنٹنگ پریس دہلی میں چھپوا کر درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳ سے شائع کیا

نعت سرور کائنات ﷺ

از حضرت حیرت بن واحد

اب ذرا چھیڑے مجھے دیکھوں تو غم کا سایہ
مجھ پہ اب کرتے ہیں سرکارِ مدینا سایہ

حشر کے دن بھی مجھے چھاؤں ملے گی ان کی
جب ہر اک چیخ رہا ہوگا کہ سایہ سایہ

آخرش مٹ ہی گیا کفر کی قامت کا غرور
اس کے ہی پاؤں تلے آگیا اس کا سایہ

جس کی بس ایک جھلک نے مجھے گم کر ڈالا
وہ خدا جانے تم تھے یا تمھارا سایہ

اس کے کردار کی عظمت پہ ہزاروں ہی سلام
پڑ گیا جس کے بھی کردار پہ ان کا سایہ

میں ہوں صدر رشک جہاں ان کا ہے سایہ مجھ پر
پا سکی ارضِ مقدس بھی نہ جن کا سایہ

نور ہوتا تو خدا جانے کیا ہو جاتا کلیم
خیریت گزری وہ تھا نور کا ہلکا سایہ

دیکھ وہ آئی نظر گنبد خضریٰ کی جھلک
دیکھ وہ دھوپ چھٹی دیکھ وہ آیا سایہ

گھر نہ کہیے گا میرے گھر کو بھی جنت کہیے
اب میرے گھر پہ ہے سرکارؐ کے گھر کا سایہ

وہ جو ہیں ابرِ کرم رحمتِ عالم حیرت
مجھ کو حاصل ہے انہیں شاہ عرب کا سایہ

قرآن کے فرمان

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَ
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ قُلْ
أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ
لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۝

اے نبی کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت رکھے گا۔ اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور اللہ غفور ورحیم ہے۔ کہو اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی۔ پھر اگر وہ منہ موڑتے ہیں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔ (آیات۔ ۳۱۔ ۳۲)

اسی طرح سورہ احزاب میں کہا گیا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ

تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونۂ تقلید موجود ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخر کی امید رکھتا ہے۔ (آیت۔ ۳۱)

فوائد الفواد

ملفوظات سلطان المشائخ حضرت محبوب الٰہیؒ

از صاحب الفضل حضرت حسن علا سجزیؒ ←—— ترجمہ - خواجہ حسن ثانی نظامی

دنیا سے پرہیز

اسی سال ربیع الآخر کی دوسری تاریخ بدھ کو قدم بوسی کی دولت تک رسائی ہوئی ترک دنیا کی بات نکلی۔ فرمایا کہ اصل دانائی یہ ہے کہ دنیا سے پرہیز کیا جائے۔ اس بات کی مناسبت سے فرمایا کہ اگر کوئی شخص وصیت کر جائے کہ میرا ایک تہائی مال جب میں مر جاؤں تو اس آدمی کو دیا جائے جو انسانوں میں سب سے زیادہ سمجھدار ہو تو اس کا فیصلہ کس طرح ہوگا۔؟

ارشاد ہوا کہ اس کا حکم اس طرح ہوگا کہ وہ مال ایسے شخص کو دیا جائے گا جو تارک دنیا ہو۔ حاضرین میں سے کسی نے پوچھا کہ جب وہ شخص تارک دنیا ہوگا تو اس کو قبول ہی کیوں کرے گا۔ فرمایا کہ بات تو مصرف کی ہے۔ اور حکم بھی مصرف کی مناسبت سے ہے۔ اس سلسلے میں فرمایا کہ دنیا یہ سونا چاندی اور اسباب وغیرہ ہی نہیں ہے۔ ایک بزرگ سے روایت بیان فرمائی کہ وہ کہتے تھے۔ تمہارا بطن، تمہاری دنیا ہے۔ تمہارا پیٹ تمہاری دنیا ہے جو کم کھائے گا تارکان دنیا میں سے ہوگا۔ اور جو بھر پیٹ کھائے گا وہ ان میں سے نہ ہوگا۔ اس ضمن میں فرمایا کہ شیطان کہتا ہے کہ جو پیٹ بھرا نماز میں ہوتا ہے میں اس سے معانقہ کرتا ہوں پس جبکہ یہ پیٹ بھرا نماز سے فارغ ہو تو اندازہ کر لو کہ اس وقت میرا غلبہ اس پر کس قدر ہوتا ہوگا۔ اور جو بھوکا سوتا ہے میں اس سے بھاگتا ہوں۔ پس جبکہ یہ بھوکا نماز پڑھ رہا ہو تو سمجھ لو مجھے اس سے کس درجے نفرت ہوتی ہوگی۔

شیطان اور اس کے وسوسے

یہاں سے بات شیطان اور اس کے وسوسوں اور فرزند آدم پر اس کے غلبہ کی چلی۔ فرمایا کہ خناس ایک دیو ہے جو سدا فرزند آدم کے دل پر رہتا ہے۔ مگر جب لوگ ذکر حق میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ دفع ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد فرمایا کہ مولانا علاء الدین ترمذی نے نوادر الاصول میں لکھا ہے کہ جب مہتر آدم علیہ السلام بہشت سے دنیا میں آئے تو ایک روز حوا بیٹھی تھیں کہ ابلیس آگیا اور خناس کو بھی لایا اور حوا سے بولا کہ یہ میرا فرزند ہے۔ اس کو اپنے پاس رکھیے۔ یہ کہا اور چلا گیا۔ جب مہتر آدم آئے تو

خناس کو دیکھا۔ حوّا سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ حوّا نے جواب دیا کہ اس کو ابلیس لایا تھا اور کہتا تھا کہ یہ میرا فرزند ہے اس کو اپنے پاس رکھو۔ آدم بولے تم کیوں تیار ہو گئیں؟ وہ ہمارا دشمن ہے۔ پس آدم علیہ السلام نے خناس کے چار ٹکڑے کر ڈالے اور چار پہاڑوں کی چوٹیوں پر (انھیں) ڈال دیا۔ جب آدم علیہ السلام چلے گئے تو ابلیس آیا اور حوّا سے پوچھا کہ خناس کہاں ہے؟ حوّا بولیں کہ آدم نے اس کے چار ٹکڑے کر ڈالے اور چار پہاڑوں کی چوٹیوں پر ڈال دیے۔ ابلیس نے جب یہ سنا تو آواز دی۔ یا خناس! خناس اسی وقت اپنی پہلی شکل آموجود ہوا۔ جب ابلیس چلا گیا۔ آدم علیہ السلام دوبارہ آئے اور پھر خناس کو کھڑا دیکھا۔ پوچھا کہ کیا حال ہے؟ حوّا نے ماجرا کہہ سنایا۔ پھر آدم نے اس دفعہ خناس کو قتل کیا اور جلایا اور ذرہ ذرہ کر دیا اور ان ذرات کو پانی میں بہا دیا۔ جب آدم چلے گئے تو ابلیس نمودار ہوا اور خناس کا حال پوچھا۔ حوّا نے پھر صورت حال بتائی۔ ابلیس نے آواز دی کہ یا خناس! اسی وقت آموجود ہوا۔ جب ابلیس چلا گیا اور پھر آدم آئے۔ خناس کو بھیڑ کی شکل میں موجود پایا اور ساری کیفیت معلوم کی تو اس بار خناس کو جو بھیڑ کی صورت میں تھا۔ کاٹا اور پکایا اور کھا گئے۔ اسی دوران ابلیس آگیا اور آواز دی کہ یا خناس! خناس نے آدم کے دل میں سے جواب دیا۔ لبیک لبیک۔ حاضر ہوں، حاضر ہوں۔ ابلیس بولا (بس بس!) وہیں رہو۔ میرا مقصد بھی یہی تھا (تم آدم کے دل میں رہو!)

مسلسل

اردو گلستان

حضرت خواجہ حسن نظامیؒ کا منتخب روزنامچہ

۱۰ ذی قعدہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۵ء بدھ دہلی

گل بکاؤلی کا انکشاف اردو کے مشہور قصے گل بکاولی کی تحقیقات و تلاش مدت سے کر رہا تھا آج تہجد کے وقت طبی کتابوں کے پڑھنے سے یکایک انکشاف ہوا بکاولی کا پھول گل منڈی ہے

حدیث کے طلبا - پانچ طلبہ ملنے آئے تھے جو مولوی فاضل کلاس کیلئے حدیث کی تحصیل کر رہے ہیں مجھ سے رائے پوچھی ہو میں نے جواب دیا کہ جو حدیثیں قرآن کی تفسیر کرتی ہیں وہ ساری دنیا کے مسلمانوں کے لئے واجب عمل ہیں اور ان کے سوا یا موضوع ہیں یا عربوں کے لئے یا رسول خدا کے وقت کے لئے مخصوص ہیں غیر عرب مسلمانوں کے لئے نہیں ہیں۔

سید سجاد حیدر آباد دکن سے پروفیسر سید سجاد اور ان کے لڑکے اور ان کے بھائی سید شوکت نظامی ملنے آ گئے تھے سید سجاد کی بیوی جرمن ہیں

سید عشرت حسین کی علالت الہ آباد سے مشتاق احمد وجدی ایم اے، داماد سید عشرت حسین صاحب خلف حضرت اکبر الہ آبادی دہلی میں آ گئے تھے ان سے معلوم ہوا کہ عشرت میاں بہت بیمار ہیں میں نے ان کی صحت و سلامتی کے لئے دعا مانگی۔

حور بانو میری بڑی لڑکی حور بانو اپنے شوہر کے ساتھ آئی تھی وہ دونوں میاں بیوی بیمار ہیں کہتی تھیں ہم بھنوں پر رحم کرو اپنا علاج کراؤ یہ کہہ کر رونا شروع کیا میں ہنسا اور کہا ہم اپنا علاج خود جانتے ہیں اور کر رہے ہیں مگر ہمارا دل اس دنیا سے بھر گیا ہے اب ہم آب و ہوا بدلنے کے لئے آسمان پر جانے کا خیال کر رہے ہیں روحہ اور کوثر اور خواجہ بانو رونے لگیں میں خوب ہنسا اور یہ کہتا ہوا خوابگاہ میں چلا آیا۔ خدا مجھے تم سب سے زیادہ مطلوب ہے اور سفر آخرت بھی - میں آج بھی بہت بیمار رہا گردے کی تکلیف ہے

۱۱ ذی قعدہ ۱۸ اکتوبر جمعرات دہلی

مرض کی تشخیص چونکہ میں پڑھا ہوا جن ہوں اس واسطے ڈاکٹروں اور حکیموں کی اس تشخیص کا مجھے یقین نہیں آتا جو وہ کرتے رہتے ہیں اس لئے میں نے تہجد کے وقت کے کاموں میں ایک کام یہ بھی مقرر کیا ہے کہ طبی کتابوں کو غور سے پڑھتا ہوں اور امراض کے اسباب اور کیفیات پر غور کر کے اپنی بیماریوں کی تشخیص کا قفل کھولنے کی کوشش کرتا ہوں اور یہ تو مجھے اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے میری بیماریاں دماغی محنت کی کثرت اور ناموزوں غذا اور بے وقت غذا کی وجہ سے ہیں اور ایک وجہ بڑھاپا ہے اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مجھے دماغی راحت حاصل نہیں ہوتی کیونکہ صبح سے رات تک مختلف قسم کے ایسے آدمیوں

سے سابقہ پڑتا ہے جن کی باتیں میرے احساس لطیف کو زخمی کرتی رہتی ہیں اس لیئے میں صحیح علاج کی منزل تک انشاءاللہ بہت جلد پہنچ جاؤنگا یعنی مذکورہ اسباب کو دور کرنے کا انتظام کروں گا

کام صبح سے شام کے ساڑھے چار بجے تک قوالی ہال میں کام کرتا رہا پھر سکریٹریٹ میں گیا اور مسٹر ابن آپ سکریٹری کامرس و پارلیمنٹ سے مل کر واپس آگیا جمعرات کے زائرین استاد شمس الدین وغیرہ آئے تھے

حکیم عبدالحمید صاحب بعد مغرب حکیم حاجی عبدالمجید صاحب ملنے آئے تھے اور میں نے ان سے نباتات کے خواص پر گفتگو کی تھی اور یونانی دواسازی اور ڈاکٹری دواسازی کے نقائص پر بھی ایک تقریر کی تھی

تیل کی مالش مولانا عشقی نظامی نے میرے جسم پر تیل کی مالش کی تھی آج بھی نیند نہیں آئی زکام کی تکلیف اب تک موجود ہے گردے کی تکلیف میں بھی کمی نہیں ہوئی ہے آج سادہ غذا کھانے اور تیل کی مالش کرانے کے باوجود رات کے ایک بجے تک نیند آئی پھر ایک بجے سے صبح تک نہیں آئی

سات سو صفحے کی کتاب پڑھی ایک بجے سے ساڑھے چار بجے تک نمونہ جنگ صفین کتاب پڑھی جس میں میری اور مولانا محمد علی مرحوم کی قلمی جنگ کے مفصل حالات ہیں یہ واقعہ ۱۹۲۶ء کا ہے گویا انیس برس کے بعد میں نے اپنی زندگی کے اس دلچسپ قصے کو پڑھا مولانا محمد علی نے ۱۷ر نومبر ۱۹۲۶ء کو مجھ پر حملہ کیا تھا اور ان کی پارٹی کے سب اخباروں نے دلی اور بجنور اور بمبئی اور پٹنہ وغیرہ مقامات سے اسی ایک مقررہ دن سے مجھ پر مشترکہ حملہ کیا تھا اور میں نے دس دن کے صبر کے بعد ۲۷ر نومبر سے جواب دینا شروع کیا تھا اور ایک مہینے کے بعد ۲۴ر دسمبر ۱۹۲۶ء کو فتح حاصل کر لی تھی اور مولانا محمد علی اور ان کے اتحادیوں کے سب مورچے چھین لیئے تھے آج جب میں نے یہ کتاب شروع سے لے کر آخر تک تمام و کمال پڑھ چکا تو گھڑی دیکھی ساڑھے چار بجے تھے لاحول پڑھ کر کھڑا ہو گیا کہ میں نے کیا لغو حرکت کی اور کیوں اتنا وقت اس فضول چیز میں برباد کیا تاہم حیرت اس پر ہے کہ باوجود آنکھوں کی کمزوری کے سات سو صفحے پڑھے کیونکر۔ اور یہ خیال بھی آیا اللہ تعالیٰ نے مجھے میری بے گناہی کا ثبوت میری زندگی میں دکھا دیا کہ مولانا محمد علی اور مولانا شوکت علی اور ان کے وہ سب ساتھی اب دنیا میں موجود نہیں ہے جنہوں نے میری عزت میری ہستی مٹا ڈالنے اور میرے تبلیغی کام کو فنا کر دینے کی سر توڑ کوششیں کی تھیں دونوں بھائی اور ان کے سب اتحادی جن میں ضیاء الحق بہاولپور والے اور مرزا حیرت اور مولانا مظہر الدین اور مولانا محمد عرفان اور مولانا ظفر تاباں بی اے وغیرہ اصحاب تھے ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہے اور جن لوگوں نے میری مدد کی تھی ان میں مولانا سید ظہور احمد وحشی کے سوا سب زندہ سلامت موجود ہیں

۱۲ ذی قعدہ ۱۹ر اکتوبر جمعہ دہلی

آج کی غذا آلو ٹماٹر، مونگ کی دال کھائی تھی دن بھر طبیعت ہلکی رہی

آج کے ملاقاتی بچوں کے گھر کے بچے اپنے استادوں کے ساتھ آئے تھے ۲۲ بچے تھے میں نے ہر ایک کو کتاب نماز کی ترکیب اور اسلام کے ضروری عقائد اپنے دستخط کرکے دی اور استاد کو سیر دہلی کتاب دی کہ بچوں کو دہلی کے حالات سمجھائیں

بچوں کا گھر نیا نام ہے پہلے اس کا نام یتیم خانہ موید الاسلام تھا ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب جامعہ ملیہ نے بحیثیت ممبر سنی اوقاف کمیٹی اس کا نام بدلنے کی تحریک کی اور سب نے اس کو منظور کیا میں بھی اس کا ممبر ہوں اب کوئی یتیم یہ محسوس نہیں کرتا کہ وہ یتیم ہے ایسا اچھا انتظام یہاں کا ہو گیا ہے تمام ہندوستان کے یتیم خانوں کو ایسا ہو جانا چاہیے کہ وہ بچوں کو یہ محسوس نہ ہونے دیں کہ وہ لاوارث اور بے کس ہیں اس سے ان کی خودداری اور امنگ زندہ ہو جائے گی

۱۳ ذی قعدہ ۲۰ر اکتوبر شنبہ دہلی **ہردم اللّٰہ** منادی کے سرورق پر ہردم اللّٰہ چھاپا جاتا ہے اور میں روز راہ دیکھا کرتا ہوں کہ ناظرین میں کوئی ایک آدمی بھی ایسا ہے جو اس

لفظ کی خوبی پر غور کر کے جیسے خط لکھے مگر آج تک کسی نے کچھ نہیں لکھا تو میں نے اپنے دل سے کہا کہ حضرت اکبر الٰہ آبادی کا شعر یاد کر وہ فرماتے ہیں :-

دل مرا جس سے بہلتا کوئی ایسا نہ ملا
بت کے بندے ملے اللہ کا بندہ نہ ملا

زیارات آج سیٹھ عبدالرحیم عثمان چشتی نظامی خلیلی ملنے آئے تھے اور میں ان کے ساتھ پہلے درگاہ حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلی میں گیا تھا۔ پھر درگاہ حضرت بی بی نور صاحبہؒ میں گیا تھا پھر درگاہ حضرت خواجہ قطب صاحبؒ میں حاضر ہوا تھا

سید آفاق حسین دہلی سے چشتی پارٹی کے ضیوہ ممبر آفاق حسین صاحب آفاقی آئے تھے۔ ان کی بارات رامپور جانے والی ہے بلاوا دینے آئے تھے میں نے صحت کی خرابی کا عذر کیا اگرچہ میرا دل یہی چاہتا ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو میں اس شادی میں جاؤں کیونکہ ان کے والد سے میرے دیرینہ تعلقات ہیں اور آفاق صاحب میرے ساتھ دلی تعلق رکھتے ہیں

ڈاکٹر سید سجاد دہلی سے پروفیسر ڈاکٹر سید سجاد صاحب اور ان کے لڑکے اور میری چشتی پارٹی کے ممبر تیموری صاحب دہلوی ملنے آئے تھے ڈاکٹر سید سجاد پروفیسر مقرر ہو کر افغانستان جا رہے ہیں جس کی میں نے کوشش کی تھی مجھے امید ہے کہ ان کی علمی لیاقت سے افغانستان کو بہت فائدہ ہوگا۔

مسٹر نریمان پٹیل بمبئی کے پارسی دوست مسٹر نریمان پٹیل سید صدر العلی اور مسٹر ابراہم ملنے آئے تھے مسٹر نریمان مرزا غالب کا مزار دیکھنا چاہتے تھے میرے لڑکے خود ساتھ جاکر موقعہ دکھایا

ابراہیم مدراسی عیسائی معلوم ہوتے ہیں اردو نہیں جانتے پہلے اخبار ڈان میں ایڈیٹر تھے اب اپنا اخبار نکالنا چاہتے ہیں میں نے کہا ابراہیم اور ابراہم اور برہما ایک ہی چیز ہے سنسکرت میں الف نہیں پڑھا جاتا اس لئے ابراہما کو برہما پڑھنے لگے ہندوؤں کا عقیدہ ہے برہما سے برہمانڈ (کائنات) پیدا ہوئی ہے برہما جی کے سر سے برہمن بازو سے چھتری پیٹ سے دیش اور پاؤں سے شودر پیدا ہوئے ہیں مسلمان کہتے ہیں یہودی اور عیسائی اور مسلمان تینوں قومیں حضرت ابراہیم سے نکلی ہیں حاضرین نے اس لطیفے سے بہت لطف اٹھایا۔

غذا کا تجربہ آج میں نے بکری کی سری میں تریاں اور پانی اور نمک ڈال کر ابالا تھا اور دو بوٹیاں اور دو چمچے شوربہ کھایا تھا خیال تھا سری گمی مسلے کے سبب ثقیل ہو جاتی ہے توریوں سے سری کی گرمی دور ہو جائے گی مگر تجربے سے معلوم ہوا کہ میرا خیال غلط تھا سری کی نے اور شوربے نے بہت گرمی کی اور شام کو مجھے دل کا دورہ ہو گیا اور رات بھر نیند نہیں آئی

تشخیص ہوئی کہ میرے جگر میں حرارت ہے اور کوئی گرم اور دیر ہضم غذا موافق نہیں آئے گی

طبی تحقیقات آج منادی کے لئے بنولہ اور خشخاش کی تحقیقات کے دو مضمون لکھوائے تھے جن کی کیفیت کل رات کو طبی کتابوں میں تلاش کی تھی۔

منادی کی غلطیاں آج ۸ - ۱۶ کا منادی شائع ہو گیا رات کو پڑھا لکھائی کی اور چھپائی کی اور کٹائی کی بہت زیادہ غلطیاں ہیں

اتنا زیادہ روپیہ اور وقت خرچ کرنے پر بھی یہ غلطیاں ہوں اور مجھے غصہ نہ آئے اور میں اپنی قوم کی بے حسی کا صدمہ محسوس نہ کروں تو مجھ پر افسوس ہے مرغی اپنی جان سے گئی کھانے والے کو مزا نہ آیا

سر اکبر حیدری آج اخباروں میں چھپا ہے کہ سر سید سلطان احمد صاحب کی جگہ سر اکبر حیدری عارضی طور پر ممبر مقرر ہوئے ہیں

پاکپٹن شریف کے دیوان صاحب سیٹھ عبدالرحیم عثمان صاحب کہتے تھے ابھی حال میں پاکپٹن شریف میں حاضر ہوا تھا تو رات قیام کیا وہاں کے انتظامات کی نسبت دیوان صاحب سے شکایت کی مگر انھوں نے ایک بات کا جواب بھی نہ دیا میں نے کہا ابھی وہ کم عمر ہیں۔ ذمہ داری سرکاری منیجر کی ہے۔